



سوال

تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم علمائے دین! مندرجہ ذیل مسئلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے تراویح قرآن ختم ہونے پر کوئی کھانے پینے کی چیز یا مٹھائی تقسیم کی تھی، یا کسی صحابی، تابعی، تابع تابعی یا سلف صالحین میں سے کسی نے ایسا کیا تھا؟ اگر یہ کام خیر القرون میں ہونا ثابت ہے تو ہمیں کتاب کا نام، جلد، صفحہ اور مطبع سے مطلع فرمائیں۔ اگر ثابت نہیں تو ہمیں با دلیل بتائیں کہ کیا یہ کام شرعاً جائز ہے جب کہ وہ پابندی سے کیا جائے اور یہ کام کرنے والا کھانے پینے کی اس چیز کو یا اس مٹھائی کو تبرک سمجھتا ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہماری معلومات کی مطابق نبی ﷺ یا کسی صحابی، تابعی یا امام سے یہ ثابت نہیں کہ جب وہ تراویح میں قرآن مجید ختم کرتے تھے تو کھانے پینے کی چیز یا مٹھائی تقسیم کرتے تھے اور اس کام کو التزام سے ادا کرتے تھے۔ بلکہ یہ نئی ایجاد شدہ بدعت ہے۔ کیونکہ یہ ایک عبادت کے بعد عمل میں لائی جاتی ہے اور اس عبادت کی وجہ سے اور اس کے وقت کے مطابق کی جاتی ہے اور دین میں ایجاد ہونے والی ہر بدعت گمراہی ہے کیونکہ اس سے شریعت پرنا مکمل ہونے پر الزام لگتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

ان یوم أنزلت لکم دینکم و ما أنتمن علیکم فی حین و رضیت لکم الإسلام دینا ۳... المائدة

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند فرمایا۔“

حضرت عریاض بن ساریہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”ہمیں رسول اللہ نے ایسا وعظ فرمایا کہ اس سے دلوں میں خوف پیدا ہو گیا اور آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ ہم نے عرض کی: یا رسول! یوں لگتا ہے کہ یہ الوداع کہنے والے کی نصیحت ہے تو آپ ہمیں کوئی (خاص) وصیت فرمائیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«أوصیتم بغیو اللہ والسنة والطاقہ فان عبدنا جیشنا فانه من یش معکم بنوی فیری اختلافاً کثیراً فلیکنم بنشی وشرنا خلفاء انہدین الارضین تمسوا ہا وعضوا علینا یا ائواید وایاکم وخصیات الامور فان کل من خذہ ذہد وکل من خذہ ضلالت»

”میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور سن کر مان لینے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ کوئی غلام ہی تمہارا امیر بن جائے۔ جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا بہت اختلاف دیکھے گا۔ لہذا میری سنت پر اور میرے بعد آنے والے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر قائم رہنا۔ انہیں مضبوطی سے تھامنا، (بلکہ) داڑھوں سے پکڑ کر رکھنا اور نئے کاموں سے بچنا، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“



حضرت امام مالک نے فرمایا:

((مَنْ أَحَدَثَ فِي الدِّينِ مَا لَيْسَ مِنْهُ فَكَذْرٌ عَمَّ أَنْ مُحَمَّدًا حَانَ الرِّسَالَةَ))

”جو شخص دین میں بدعت جاری کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ محمد ﷺ نے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں (نعمو باللہ) خیانت کی ہے“

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الْيَوْمَ أَنْقَضْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ... المائدة

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند فرمایا۔“

لہذا جو چیز اس وقت دین میں نہیں تھی وہ آج بھی دین بند سکتی۔ لیکن اگر کبھی کبھی یہ کام ہو جائے اور اسے لازمی نہ سمجھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

حداماعندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ